بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا!

دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ، عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ میں کیا فرق ہے

عصری تعلیم یافتہ افراد کو معزز سمجھنا کہ اس تعلیم سے انسان ڈاکٹر بنتا ہے انسانوں کا یا حیوانات کا۔ وکیل، انجینئر یا جہاز کا پائلٹ، کمشنر، ڈی سی تحصیلدار، پٹواری، کلرک وغیرہ وغیرہ بنتے ہیں۔ ان کو معاشرے کے معزز حضرات سمجھنا اور دینی تعلیم یافتہ کو معاشرے کے کمزور اور پس ماندہ حضرات سمجھنا یہ عقل اور نقل اور حقیقت کے خلاف ہے۔

فرق اول

دنیا کے معاشرے میں تین قسم کی ضروریات ہیں اس سے معاشرہ چلتا ہے وہ ضروریات یہ ہیں

اول قسم کی ضرورت: معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے اختیار میں رکھی ہیں بندے کا اس میں کوئی اختیار نہیں۔

دوم قسم کی ضرورت: معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو بندے کے اختیار میں ہیں مخصوص لوگوں کے لیے نہیں بلکہ عام معاشرے کے لیے ہیں ساری انسانیت کی ضرورت کے لیے ہیں۔ اور دنیا میں بھی موت کے بعد قبر میں بھی اور آخرت میں بھی کارآمد اور ضروری ہے۔

تیسری قسم کی ضرورت: معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو بندہ کے اختیار میں ہیں لیکن مخصوص لوگوں کے لیے ضرورت ہے اور صرف دنیا میں ضرورت ہے۔ موت کے وقت اور موت کے بعد قبر میں میدان حشر میں آخرت میں کوئی ضرورت نہیں۔

اول قسم معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے اختیار میں رکھی ہیں یہ وہی ضروریات ہیں جو اللہ تعالی نے مخلوق کی نفع رسانی کے لیے پیدا کی ہیں بندہ کو اس میں اختیار نہیں وہ یہ ہیں دن معاش کے لیے رات آرام اور سورج روشنی کے لیے چاند ستارے بارش ہمارے فائدے کے لیے درختوں سے مختلف پھلوں کو فصلوں اور حیوانات سے مختلف قسم کے منافع حاصل کرنا جیسے گائے سے دودھ، مرغی سے انڈے، گدھے سے وزن اٹھوانا، کتے سے چوکیداری، بلی سے چوہے پکڑوانا اور حلال حیوانات سے گوشت کا نفع حاصل کرنا وغیرہ اور بہت سی موجودات ہیں کہ اللہ تعالی نے ساری انسانیت کی نفع رسانی کے لیے پیدا کی ہیں۔ انسان کے اپنے وجود میں آنکھ دیکھنے، کان سننے، زبان بولنے، پاؤں چلنے اور ہاتھ پکڑنے کے لیے مرحمت فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رزق بھی اپنے اختیار اور مرضی وحکمت کے مطابق دیتا ہے۔ بعض لوگ اونچی اور بڑی ڈگری والے ہوتے ہیں لیکن رزق کا گذارا ہوتا ہے نوکری اور ملازمت نہیں ملتی۔ بعض ان پڑھ ہوتے ہیں لیکن رزق وسعت سے ملتا ہے، ڈگری والا اس کا ملازم ہوتا ہے۔ کبھی بڑے مقام والا اور کروڑ پتی ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مرضی سے اس کو تنگ دست کر دیتا ہے پھر غریب کر دیتا ہے کیونکہ رزق اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی اور مشیت میں رکھا ہے یہ قرآنی فیصلہ ہے۔ یہ نہ چالاکی نہ محنت نہ ڈگری سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ہم معاشرے میں دیکھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خیر و شر اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ لوگوں کے ہاتھ میں نہ خیر ہے نہ شر، انسان نہ اپنے خیر کا مالک ہے اور نہ ہی شر کے دفع کرنے کا مالک ہے۔

دوم قسم معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو بندے کے اختیار میں ہیں، ساری انسانیت کے لیے ضرورت اور مفید اور کارآمد ہیں۔ دنیا میں بھی آخرت میں بھی موت کے وقت موت کے بعد قبر میں میدان حشر میں بھی لامتناہی جنت میں بھی مفید اور کارآمد ہیں۔۔

یہ دینی تعلیم ہے کہ معاشرے میں ساری انسانیت کی ضرورت ہے عوام ہو یا خواص مرد ہو یا خواتین تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ مالدار ہو یا غریب مسلمان ہو یا کافر عہدے دار ہو یا تاجر صحت مند ہو یا بیمار دنیوی معاملات ہوں یا اُخروی یہ سارے کے سارے دینی تعلیم کے محتاج اور دینی تعلیم یافتہ کے محتاج ہیں یہاں تک کہ ملک کے حکمران کے پاس جو بیوی آتی ہے دینی تعلیم یافتہ عالم کے نکاح کرانے سے بیوی سمجھی جاتی ہے اسی طرح ملک بھر میں جتنے بھی رشتے ہوتے ہیں دینی تعلیم یافتہ کے نکاح کرانے سے ہوتے ہیں۔ جتنے بھی بچے پیدا ہوتے ہیں انہی علما کرام کے نکاح کرانے سے بچے اپنا نسب سمجھتے ہیں ورنہ حرام زادہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی دینی تعلیم یافتہ مخلوق کو اپنے خالق اللہ تعالیٰ سے جوڑتے ہیں۔ عقیدے کی رہنمائی جو دین کا اصل ہے یہی دینی تعلیم یافتہ کرا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا عقیدہ ہونا چاہیے، فرشتوں، آسمانی کتابوں، رسولوں، روز قیامت، خیر اور شر کی پہچان، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، یہ دینی تعلیم یافتہ بتا سکتے ہیں جیسا کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ ۔۔۔۔۔ آخر تک۔ اسی طرح نماز کی تفصیل، زکوۃ، حج، روزہ وغیرہ وغیرہ کی تفصیلی رہنمائی دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کر سکتے ہیں۔

دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کی ضرورت موت کے بعد بھی ہے کہ سکرات کے وقت ایمان کس طرح بچ سکتا ہے۔ سکرات کس طرح آسان ہوگا۔ قبر جنت کا باغ کس طرح بنے گی۔ میدان حشر آسان ہونا، عرش کے سایے کا ملنا، نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنا، نیکی کا پلہ وزنی ہونا، حساب کتاب آسان ہونا، پل صراط پر آسانی سے گزرنا، جنت الفردوس میں داخل ہونا، جہنم سے بچنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کا ملنا یہ سارے کے سارے کام دینی تعلیم سے معلوم ہوتے ہیں اور دینی تعلیم یافتہ کی رہنمائی سے ہوتا ہے۔

نوٹ: یہی دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ معاشرے کی ساری انسانیت کی ضرورت ہے نہ صرف مخصوص افراد کے لیے نہ صرف دنیا کے لیے بلکہ موت کے وقت اور موت کے بعد قبر اور میدان حشر لامتناہی زندگی بنانے کے لیے بھی ضروری اور مفید اور کارآمد ہیں۔

تیسری قسم معاشرے کی وہ ضروریات ہیں جو مخصوص لوگوں کے لیے اور مخصوص وقت صرف دنیا میں ضرورت اور مفید اور کارآمد ہیں۔ یہ عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ ہیں جو چند افراد کی ضرورت ہے ساری انسانیت کی ضرورت نہیں مثلاً ڈاکٹر صرف بیمار انسان یا بیمار حیوان کی ضرورت ہے اور کوئی اس کا محتاج نہیں۔ وکیل صرف جھگڑے والے کی ضرورت، پائلٹ صرف جہاز کی ضرورت ہے، انجینئر صرف تعمیرات کی ضرورت کے لیے سارے معاشرے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی مخصوص وقت کے لیے اور صرف دنیا میں کارآمد ہیں۔

موت کے وقت کے بعد، قبر میں، میدان حشر، پل صراط پر، جنت ملنے میں، جہنم سے چھٹکارے میں کارآمد نہیں اور نہ ہی رہنمائی کرسکتے ہیں صرف دنیا میں ختم ہوجاتے ہے۔

نوٹ: دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ اور عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ کے درمیان زمین وآسمان کا فرق واضح ہوگیا۔ اول قسم ساری انسانیت اور دنیا اور آخرت کی ضرورت اور کارآمد دوسری قسم مخصوص افراد اور مخصوص وقت اور صرف دنیا کے لیے ضرورت۔ لہذا عصری تعلیم اور عصری تعلیم یافتہ کو عزت کی نظر سے دیکھنا دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کو حقارت کی نظر سے دیکھنا یہ کیا عقل اور کیا انصاف ہے۔ **اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح عقل اور صحیح سمجھ نصیب کرے آمین**

فرق دوم

دینی تعلیم اور عصری تعلیم کا ماحول

عصری تعلیم کا ماحول بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ بال، ٹائی، وردی، تعلیم، زبان، صورت، سیرت سب انگریزی ہوتی ہے۔ پھر صحیح انسان اور صحابی جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟ کالج یونیورسٹی کی مخلوط تعلیم میں جوان مرد جوان عورتیں اکٹھے پڑھتے ہیں۔ بدنظری، بدعملی نشے اور منشیات میں گرفتاری کا کیا اندازہ ہوگا۔ ان بچوں کو پتہ ہے کہ دین سے نکلنے کا قوی خطرہ ہے بلکہ دہریے ہوجاتے ہیں، یونیورسٹی والے نے مجھے خود بتایا ہے۔ اکبر الٰہ آبادی کا شعر ہے

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا — افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دینی تعلیم کا ماحول بہت مبارک ہوتا ہے۔ مسجد کا ماحول، قرآن پاک، احادیث مبارکہ، دینی تعلیم وتعلم، نماز، تقویٰ، صورت سیرت دین کا ہوتا ہے۔

فرق سوم

دینی تعلیم اور عصری تعلیم کی بنیاد۔ دینی تعلیم کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے رکھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس پہلی آیت میں فرمایا **اقرا باسم ربک یعنی** پڑھو اپنے رب کے نام سے۔ عصری تعلیم کی بنیاد انگریز نے لارڈ میکالے کے ذریعے پرائمری سکول کی شکل میں رکھی جو آج تک چل رہی ہے اور نحوست روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔

فرق چہارم

عصری تعلیم سے فارغ ہوکر جب ڈیوٹی پر لگ جاتا ہے تو اکثر دین اور قوم کے رہزن، کفریہ ممالک کے ایجنٹ ہوتے ہیں جیسے آج کل ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگر اتنا نہیں ہوتا تو رشوت والے تو اکثر بیشتر ہوتے ہیں۔ اور ان کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ پیسہ مل جائے جہاں سے ملے جائز ہو یا ناجائز یہاں تک کہ جب تک باپ کماتا رہے تو باپ کو باپ سمجھتے ہیں ورنہ باپ کو مزدور جیسا سمجھتے ہیں پھر موت کے وقت بھی باپ کے جنازے میں بھی ڈیوٹی کی وجہ سے شرکت نہیں کرسکتے۔

دینی تعلیم سے فارغ ہوکر دین کا خادم، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا وارث، قوم کا رہنما مدرسے کا مہتمم، مدرسے میں قرآن پاک احادیث مبارکہ کا معلم، مسجد کا امام، مخلوق اور خالق کے درمیان جوڑنے والا اور محبت ڈالنے والا، انسان کی قبر کو جنت کا باغ بننے کی، میدان حشر آسان کرنے کی اور جنت الفردوس حاصل کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔

بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ کی طرف سے ساری امت کو خیر خواہی کا پیغام اور تجویز:

مناسب یہ ہے کہ دینی تعلیم اور دینی تعلیم یافتہ کو عزت کی نظر سے دیکھا جائے اور ان کو معزز اور مکرم سمجھا جائے۔ اور معاشرے کے بڑے مقام اور اونچے درجہ والا سمجھا جائے ہر آدمی اپنے آپ کو ان کا محتاج سمجھے اور ان کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے وارثین کی قدر سے دیکھے۔ ان کے ساتھ محبت ان کے ساتھ بیٹھنے کو ان کے چہرے کے دیکھنے کو عبادت اور ثواب اور جنت کا واسطہ سمجھا جائے۔ یہ بڑے لوگ ہیں دنیا اور آخرت میں قیمتی لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے ذریعے ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ ہم کو اپنا تعلق اپنی رضا اور جنت نصیب کرے آمین، اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔

اور بچوں کو دینی تعلیم میں داخلہ دلانا چاہیے تاکہ ہمارے بچے بھی ان کمالات سے باکمال ہوجائیں اور دنیا اور آخرت میں اونچے مقام والے بن جائیں۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے وارث بن جائیں خود بھی اپنے خالق، مالک اور رازق اللہ تعالیٰ سے تعلق والے بن جائیں۔ قبر جنت کا باغ، میدان حشر آسان، پل صراط پر گزرنا آسان، لا محالہ ہی جنت والے بن جائیں اور ساری انسانیت کے لیے بھی انہی مقاصد میں کامیابی کا ذریعہ بن جائیں اس سے بڑھ کر اور کیا اعلیٰ مقام ہوگا، اللہ تعالیٰ سب کو نصیب کرے، آمین۔

نوٹ: جو لوگ خود دینی تعلیم یافتہ ہیں یا دینی تعلیم میں مصروف ہیں اور اپنے بچوں کو اس میں لگایا ہے اور وہ مدارس میں ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ توفیق دی ہے۔ اور جو لوگ عصری تعلیم میں مصروف ہیں، اگر صحیح طریقہ سے تعلیم حاصل کررہے ہیں اور گناہوں میں مبتلا نہیں ہیں تو پھر عصری تعلیم حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ تعلیم معاشرے کی ضرورت ہے اگرچہ مخصوص افراد مخصوص وقت کے لیے ہے۔ دینی تعلیم کے برابر حیثیت تو نہیں ہے لیکن یہ شرط ضروری ہے کہ گناہوں سے بچے ورنہ اس تعلیم میں کوئی خیر نہیں شر در شر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینی تعلیم کی شرافت، اعزاز اور قدر نصیب کرے اور ہمیں علماء باعمل اور خدام دین بنائے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے، جنت حاصل کرنے کے لیے، امت کی خیر خواہی کے لیے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی وارثت کے لیے، آمین اس کے لیے بھی جس نے آمین کہا۔

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ
کے خلیفۂ مجاز
بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ
خادم
خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ
اور
مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان
رابطہ نمبر: 0302-3807299 0333-3807299
ویب سائٹ: WWW.MUHIBULLAH.COM